

کے متعلق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
کافتوی

اور مرکزی جمعیت العلماء پاکستان کا فیصلہ

گھڑی کے چین
اور
اعلان رویت ہلال



الْقَوْلُ السَّادِدُ

فی

www.Ishaat-ul-Uloom.net

لبس الصفرة والرصاص والحديد

از قلم:

امام المناظرین

اللہ تعالیٰ
رحمۃ علیہ

حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی

ادارہ اشاعت العلوم و سن پورہ، لاہور پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْقَوْلُ السَّيِّدُ

فِي

لِبَسِّ الصَّفَرِ وَالرِّصَاصِ وَالْحَدِيدِ

اعلم حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے گھڑی کی زنجیر کے
متعلق فتوے کی توثیق اور آخر میں اعلان رویت ہلال پر مرکزی
www.Ishaat-ul-Uloom.net
جمعیت العلماء پاکستان کا فیصلہ درج کر دیا گیا ہے۔

از قلم:

مناظر اسلام حضرت صوفی محمد اللہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ اشاعت العلوم

وسن پورہ۔ افغان سٹریٹ لاہور

نام کتاب	القول السدید
مؤلف	مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	یکم مارچ ۱۹۸۶ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ادارہ اشاعت العلوم
ہدیہ	

www.Ishaat-ul-Uloom.net

ملنے کا پتہ
ادارہ اشاعت العلوم
افغان سٹریٹ، وکن پورہ، لاہور

بسم اللہ الرحیم الرحیم ۰

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی

الہ و اصحابہ اجمعین ۰

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی پیتل کانسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بٹن یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا درست ہے یا نہیں۔ بیواؤ تو جروا۔

جواب: از امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہ الی یوم القیامۃ

چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم وزن مرد کو پہننا جائز ہے۔ اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشے خواہ زائد چاندی کی اور سونے۔ کانسے۔ پیتل۔ لوہے۔ تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں۔ گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں منع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۳۶

توثیق

حدیث نمبر ۱

عن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل علیہ خاتم من شبه مالی اجد منک ریح الا صنم فطرحہ ثم جاء و علیہ خاتم من حديد فقال مالی ارای علیک حلیۃ اهل النار فطرحہ

بریدہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے جو کہ پیتل کی انگٹھی پہنے تھا فرمایا کیا وجہ ہے۔ مجھے تجھ سے بتوں کی بو آتی ہے اُس نے انگٹھی اتار دی پھر آیا اور لوہے کی انگٹھی پہنے تھا آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھ پر جہنمیوں کا زیور کیوں دیکھتا ہوں اُس نے وہ انگٹھی اتار ڈالی۔

(مشکوٰۃ باب الخاتم فضل ثانی ص ۳۷۸)

حدیث نمبر ۲

عن کیسان مولی معاویۃ قال خطب معاویۃ الناس فقال یا ایہا الناس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن تسع وانا انہی عنہن النوح والشعر والتبرج والتصاویر یروج لود السباع والغناء والذهب والحریر والحديد (التاریخ الکبیر للبخاری جلد ص ۲۳۲ سطر ۷)

معاویہ بن سفیان کے غلام کیسان کہتے ہیں کہ معاویہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ لوگو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نو چیزوں سے منع فرمایا اور میں بھی ان سے منع کرتا ہوں وہ نوحیہ ہیں۔ نوحہ کرنا۔ شعر کہنا۔ آراستہ ہونا تصاویریں، درندوں کی کھالیں، گانا، سونا، ریشم اور لوہا۔

حدیث نمبر ۳

عن مسلم بن عبد الرحمن قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يبائع الناس على الصفاعم
الفتح جاءه رجل و عليه خاتم من
حديد فقال ما طهر الله كفا فيها
خاتم من حديد.
(التاريخ الكبير للبخاري جلد ۷ ص ۲۵۲ سطر ۷)

مسلم بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا، آپ ﷺ فتح مکہ کے سال صفا
پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے
ایک مرد آپ ﷺ کی خدمت میں
آیا جو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا
آپ نے فرمایا نہ پاک کرے اللہ اس
بہتیلی کو جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔

الجامع الصغير میں امام محمد فرماتے ہیں:

لا يتختم الا بالفضة یعنی سوائے چاندی کے اور کسی دھات کی انگوٹھی نہ
پہنے۔ اس ہی کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ التختم بالحديد والصفور حرام
بالاجماع یعنی لوہے۔ پیتل وغیرہ کی انگوٹھی پہننا اجماعی طور پر حرام ہے۔
(الجامع الصغير ص ۱۵۱ سطر ۶ حاشیہ نمبر ۳)

فتاویٰ (عالمگیریہ) میں ہے

التختم بالحديد والصفور
والخاس والرصاص مکروه
للرجال والنساء جميعاً
لوہے۔ پیتل۔ تانبے۔ سیسہ کی انگوٹھی
پہننا مردوں اور عورتوں سب کے لیے
مکروه ہے۔
(عالمگیریہ جلد ۵ ص ۳۳۵ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر)

فقہاء اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

کی عبارات میں جب کراہت کے ساتھ ساتھ حرمت کی بھی تصریح ہو تو شکی میں
کراہت تحریمی ہوتی ہے نہ کہ تنزیہی۔

صاحب مجمع الانهر لکھتے ہیں:

صرح صاحب تحفة الملوک صاحب تحفة الملوک کا حرمت کی تصریح
بالحرمة فافاد ان المراد كراهة کرنا کراہتہ تحریمہ کا فائدہ دیتی ہے اور
التحریم و هو محمل عند مطلق کراہتہ سے مراد بھی کراہتہ
الاطلاق تحریمہ ہی ہوتی ہے۔

(مجمع الانهر جلد ۲ ص ۵۳۲ سطر ۲۹ مطبوعہ مصر)

لہذا مندرجہ بالا احادیث اور فقہاء کی عبارتیں امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کی مؤید ہیں۔

بعض اہل علم نے اس مسئلہ میں چند شبہات وارد کر کے ان دھاتوں کے پہننے کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا وہ شبہات اور جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

شبہ نمبر ۱

کسی آیت یا حدیث میں یا کسی ہمارے مجتہد امام کے قول میں انگوٹھی کے ماسوا کسی چیز کی ممانعت نہیں آئی۔ رہا یہ خیال کہ جب لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا استعمال جائز نہیں تو کوئی چیز بھی جائز نہیں رہے گی یہ صحیح نہیں۔

جواب:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوہے کی انگوٹھی کی ممانعت سے مطلق لوہا پہننے کی ممانعت ہی اخذ کی ہے ورنہ آپ کبھی یہ نہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲ سے ظاہر ہے۔

علامہ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والدلیل علی حرمة هذه الاشياء ان اشياء کی حرمت پر وہ حدیث شاہد
انه علیہ الصلوٰۃ والسلام رای ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیٰ رجلٍ خاتم صفر فقال مالی
اجد علیک رائحة الاصنام وراى
علیٰ آخر خاتم حدید فقال مالی
آراى علیک حلیة اهل النار.
(طحاوی علی در المختار جلد ۴ ص ۱۸۱ سطر ۱۴)

ایک شخص کو جو پیتل کی انگٹھی پہنے تھا کو
فرمایا تجھ سے بتوں کو بو آتی ہے اور
دوسرے کو جو کہ لوہے کی انگٹھی پہنے تھا
فرمایا تو جہنمیوں کا زیور پہنے ہے۔

هذه الاشياء کا مصداق دار المختار کا یہ قول ہے:

لا یتختم الا بالفضة لحصول
الاستغناء بها فی حرم کحجرو
ذهب و حدید و صفرو رصاص
و زجاج و غیرها
(در المختار بر حاشیہ طحاوی جلد ۴ ص ۱۸۱)

چاندی کی انگٹھی کے سوا اور نہ پہنے
کیونکہ اس سے ضرورت پوری ہو جاتی
ہے پس پتھر۔ سونا۔ لوہا۔ پیتل۔ سیسہ
شیشہ وغیرہ پہننا حرام ہے۔

حرمت کو لوہے اور پیتل کی انگٹھی میں ہی منحصر کرنا تو عقل کی بھی فاتحہ خوانی ہے
کیونکہ مشرکین کے بت انگٹھی کی شکل کے نہ تھے اور نہ ہی ہوتے ہیں۔ مرقاة
شرح مشکوٰۃ میں ہے لان الاصنام تتخذ من شبه۔ پیتل کی انگٹھی سے
بتوں کی بو آنا اس لیے فرمایا کہ بت لوہے کے علاوہ ان ہی دھاتوں کے بنائے
جاتے ہیں۔ لوہے کی انگٹھی کو جہنمیوں کا پہناوا فرمانا اس لیے نہیں کہ جہنم میں
جہنمیوں کو لوہے کی انگٹھیاں پہنائی جائیں گی بلکہ بصورت اطواق اور زنجیروں کے
لوہا پہنایا جائے گا لہذا بتوں کی بودھات سے ہے نہ کہ انگٹھی سے اور جہنمیوں کا
پہناوا لوہے کی دھات ہے، نہ کہ انگٹھی۔

شبه نمبر ۲

اگر ان دھاتوں کا پہننا حرام ہوتا تو ان کی سب استعمالی چیزیں جو پہنی نہیں
جائیں، حرام ہوتیں۔

جواب:

اگر استعمال اور پہننے میں فرق کر لیا ہوتا تو یہ شبہ ہرگز نہ پیدا ہوتا کیونکہ پہننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا کچھ اور ہے۔ جیسے عورت سونا، چاندی پہن سکتی ہے لیکن استعمال کرنا عورت کے لئے بھی حرام ہے۔ جیسا کہ سونا یا چاندی کی سلائی سے سرمہ لگانا حرام ہے کیونکہ یہ استعمال کرنا ہے۔ مرد کے لیے سونا چاندی پہننا بھی حرام ہے اور استعمال کرنا بھی، اور مذکورہ بالا دھاتیں مرد اور عورت کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن پہننا منع ہے۔

سیدی علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ

ابوداؤد کی حدیث کہ کان خاتمہ صلی اللہ علیہ وسلم من حديد ملوی علیہ فضة کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی لوہے کی تھی اس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔ کا جواب امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح المہذب سے یوں نقل فرماتے ہیں۔

قلت قد سبق انه كان يختم امام نووی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس انگٹھی کو مہر لگانے کے لئے (مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۷۷ سطر ۱۲ مطبوعہ ملتان) استعمال فرماتے تھے اور اسے پہنتے نہ تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے بھی ثابت ہوا کہ پہننے اور استعمال میں بڑا فرق ہے۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے علماء کرام فتاویٰ عالمگیریہ جلد ۵ ص ۳۳۲ کے مطالعہ کی زحمت ضرور گوارا فرماویں انشاء اللہ العزیز حضرت قبلہ مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ کے فتویٰ کو بالکل بے غبار پائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ

خادم الشريعة المحمدية على صاحبها
الصلوة والسلام دائما ابدا ابدا ط

محمد اللہ و تاون پورہ لاہور

اعلانِ رویتِ ہلال پر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان کا فیصلہ

رویتِ ہلالِ رمضان و عیدین قواعدِ مقررہ معتبرہ عند الفقہاء سے ثابت ہو جانے کے بعد قاضی القضاۃ یا اس کے نائب کا اعلان ریڈیو اسٹیشن سے حدودِ شہر و مضافاتِ شہر میں تو معتبر ہی ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے، اور اگر حکومت کی جانب سے پورے ملک کے واسطے رویتِ ہلال کے فیصلہ کے لیے وہ ہی قاضی القضاۃ یا اس کا نائب مقرر کر دیا جائے تو پورے ملک کے لیے اس کا اعلان کافی ہوگا، اور روزہ رکھنا اور عید کرنا ضروری ہوگا۔ قاضی القضاۃ یا اس کے نائب کا اہل سنت سے ہونا ضروری ہے۔ تفصیلی مسئلہ مع توضیح و تحریر دلائل و قیود و شرائط مجموعہ فتاویٰ دارالافتاء اہل سنت و جماعت جناح مسجد کراچی میں حضرت مولانا العلامة مفتی انام فاضل جلیل عالم نبیل مولانا مفتی عبد الحفیظ صاحب قادری مفتی مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان لاہور نے تحریر فرمادیئے ہیں، جس کو میں نے خود پڑھا ہے۔ نیز نیل الاوطار جلد رابع میں بھی یہ عبارت موجود ہے۔

وثانیہا انه لا یلزم اهل بلد روية غیرهم الا ان یثبت ذالک عند الامام الاعظم فیلزم الناس حکم لان البلاد فی حقہ کالبلد الواحد ان حکمہ نافذ فی جميع البلاد قال ابن الما جشون.

(کتاب الصوم ص ۴۲)

ابوالبرکات سید احمد ناظم و سنی مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور۔

اسماء گرامی حضرات علماء مصدقین

- ۱۔ حضرت علامہ ابوالحسنات صاحب قبلہ صدر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان۔
- ۲۔ حضرت مولانا علامہ شاہ سید احمد سعید صاحب کاظمی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان۔
- ۳۔ جناب مولانا مفتی تہ سید مسعود علی صاحب مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان و صدر جمعیتہ العلماء پاکستان ملتان۔
- ۴۔ جناب مولانا مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی خطیب مسجد عید گاہ گڑھی شاہو۔ لاہور
- ۵۔ علامہ ابوالبلیان غلام علی صاحب اشرفی اوکاڑہ۔
- ۶۔ جناب مولانا مفتی اعجاز الرضوی صاحب شیخ الفقہ جامع نعیمیہ لاہور۔
- ۷۔ جناب مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی ناظم جامعہ نعیمیہ لاہور و ناظم اعلیٰ جمعیتہ العلماء پاکستان۔
- ۸۔ جناب مولانا غلام رسول صاحب ناظم جامعہ نظامیہ لاہور۔
- ۹۔ جناب مولانا مفتی حکیم الحاج غلام معین الدین صاحب نعیمی نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان۔
- ۱۰۔ جناب عبدالقادر صاحب خطیب جامع مسجد خانیوال۔
- ۱۱۔ جناب مولانا عبداللطیف صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن خانیوال۔
- ۱۲۔ جناب مولانا علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری ابن حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ہارون آباد۔ (تصدیق بایں عبارت)

يجوز الافطار بالتحري كذا في المحيط اقول كذا لك الصيام
لعموم العلة،

اور جواز وجوب پر بھی صادق کہ تحری سے غلبۃ الظن اور غلبۃ الظن سے وجوب
واجبات ثابت ہو جایا کرتا ہے۔ شامی نے فرمایا لان التحری یفید غلبۃ الظن
وهی کالیقین کما تقدم۔ بدائع صنائع ص ۱۰۵، ۱۰۶ ج ۲، میں ہے ان غالب
الرائی حجة موجبة للعمل وانه فی الاحکام بمنزلة الیقین اور ایسے ہی
ہدایہ وغیرہا معتمدات میں ہے، بناءً علیہ شامی علیہ الرحمۃ نے توپوں کے فائر وغیرہا
علامات بینہ کو باعث لزوم قرار دیا۔

منہ الخالق ص ۲۷۰ ج ۲۔ رد المختار ص ۱۲۵ ج ۲ میں ہے۔

لانه علامة ظاهرة تفيد غلبة الظن حجة موجبة للعمل كما
صرحوا به حتی کہ فائر کنندہ وغیرہ کی عدالت بھی شرط نہیں۔ (رد المختار ص ۱۵ ج ۲
میں فرماتے ہیں)

قد يقال ان المدفع فی زماننا يفيد غلبة الظن و ان كان ضاربه فاسقاً.
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق مذکورہ کو برقرار رکھتے ہوئے
رسالہ طریق اثبات الہلال کے ص ۲۲ میں فرمایا:

حاکم شرع کے حضور شہادتیں گزرناس کا ان پر حکم نافذ کرنا ہر شخص کہاں دیکھتا
سنتا ہے بحکم حاکم اسلام اعلان کے لیے ایسی ہی کوئی علامت معبودہ معروفہ قائم کی
جاتی ہے، جیسے توپوں کے فائر یا ڈھنڈورہ وغیرہ۔ اور نشر ریڈیو تو صرف علامت نہیں
بلکہ صریح اعلان و منادی بحکم حاکم اسلام ہے، جو مطلقاً مقبول ہے، اگرچہ فاسق ہی
کرے۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۸۶ ج ۴ میں ہے۔

خبر منادی السلطان مقبول عدلاً کان او فاسقاً،
بلکہ اخبارات وغیرہا ذرائع سے قیام رویت ہلال کمیٹی، جس کے ارکان علماء

کرام ہیں کا اعلام اور احکام اسلام کا اہتمام و انتظام کہ بعد از ثبوت شرعی بذریعہ ریڈیو اعلان عام کر دیا جائے گا۔ پہلے ہی سے مشہور ہو جانا اور بالعموم نشریات کا اجازت خاصہ پر ابتداء اور عوام و حکام سے عدم اختفاء ایسے قرائن و مقدمات ہیں جن سے اعلان نو اعلان، خبر واحد بھی مفید یقین و ایقان بن جاتی ہے، بلکہ ایسی خبر واحد اتنی قوی ہو جاتی ہے کہ باوجودیکہ ائمہ اصول نے صاف صاف تصریح فرمادی کہ خبر واحد اگرچہ مخیر متعدد ہوں بنا سخ حکم قطعی نہیں ہو سکتی، مگر یہ خبر مخیر عنہ کا حکم قطعی بوجہ قرائن نسخ کر دیتی ہے۔ چنانچہ کتب معتمدہ احادیث سے آفتاب و مہتاب کی طرح عیاں ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد وہ صحابہ کرام جنہیں علم نہیں ہوا تھا، بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے، تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحویل قبلہ کی خبر دی، اور وہ اسی وقت عین نماز میں بیت المقدس سے مونہ موڑ کر کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے، حالانکہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ان کی نظر میں اس وقت تک حکم قطعی تھا، اور پھر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار ثابت نہیں، تو اظہر یہی ہے کہ تقریر فرمائی ہوگی، تو شراح و علماء نے اس کی یہی توجیہ فرمائی کہ یہ خبر بوجہ قرائن محض خبر واحد نہ رہی، لہذا مفید یقین و ناسخ قطعی ہو گئی فتح الباری علی البخاری ص ۱۰۳ ج ۱۔ شرح مسلم سنوی ص ۲۲۰ ج ۱۔ مسلم الثبوت، اور شرح بحر العلوم ص ۳۶۹۔ مختصر المنتہی الاصولی لابن الحاجب اور شرح القاضی العہد ص ۱۹۵، ص ۱۹۶ ج ۳ میں ہے والنظم للنووی انه احتفت به قرائن و مقدمات افادت العلم و خرج عن كونه خبرا واحدا مجردا۔ عینی عمدۃ القاری شرح البخاری ص ۱۸۸ ج ۱ میں فرماتے ہیں وهو مجمع علیہ من السلف بالتواتر من عادة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی توجیہہ دلاتہ و رسلہ احادا الی الافاق لیعلموا الناس دینہم و یبلغوہم سنة رسولہم مختصر المنتہی و شرح العہد ص ۵۵، ۵۶ ج ۲۔ شرح مسلم البحر العلوم ص ۴۱۰ میں ہے۔

والنظم للقاضی والمختارانه یفید العلم بانضمام القرائن قاضی
 عضد نے مزید افادہ فرمایا واعلم ان لیست شرطاً فی افادة مثله للعلم علی
 مالا یخفی۔ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ میں فرمایا لان التعویل فیہ علی
 القرائن^{ثلثین} ص ۱۲۸ ج ۲ میں ہے القرائن من طرق القضاء نیز شرع مطہر
 نے عرف و عادت کا بڑا اعتبار فرمایا ہے۔ علماء کرام خط کا اعتبار نہیں فرماتے کہ
 الخط یشبه الخط مگر بعض خطوط کا استثناء فرما دیا کہ بوجہ عرف و عادت معتبر
 ہیں۔ عقود الدراہ ص ۲۰ ج ۲، رد المحتار ص ۴۹۰ ج ۴ میں معتمدات کثیرہ سے ہے ان
 خط السمسار والصراف حجة للعرف الجاری بہ انہیں میں ہے
 قد جرت العادة بین الناس بمثلہ حجة نیز فرماتے ہیں۔ قال العلامة
 العینی والبناء علی العادة الظاہرة واجب۔ نیز متنبہ فرمایا کہ ان العمل
 فی الحقیقہ انما ہو بموجب العرف لا بمجرد الخط یہ بھی افادہ فرمایا
 ماجرت بہ العادة فهذا كالنطق فلزم حجة كما فی المتقی والزیلعی
 من مسائل شتی اخر الكتاب و مثله فی الهدایة والخانیة اور چونکہ مدار
 کار عرف و عادت ہے لہذا ص ۴۹۱ میں تعیم فرمادی کہ مثله کل ماجرت العادة
 بہ بلکہ بکثرت ایسی کتب معتمدہ ہیں کہ بلا تکثیر مکر صرف غلبہ ظن و عرف و عادت کی
 بناء پر آج ان سے استدلال ہو رہے ہیں کما یدل علیہ تحقیق العلامة
 الشامی فی ص ۴۲۵ ج ۴ رہا حلبی و طحاوی و شامی علیہم الرحمۃ کا طریق موجب کے
 تین فرد بیان فرمانا، تو وہ مضر نہیں کہ بطریق تمثیل کافی تمثیلیہ سے بیان فرماتے
 ہوئے افادہ فرمایا کہ ایسے مفید ظن و یقین اور فرد بھی ہیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ فائر
 و اعلان صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہی ہوا کرتے ہیں، کما حققہ
 امامنا فی طریق اثبات الهلال اور چونکہ انگریزی دور اور قیام پاکستان کے
 ابتدائی ایام میں یہ حالت اعتماد نہ تھی، لہذا مجبوراً عدم اعتماد کا فتویٰ رہا۔ مگر اب جبکہ

بانتظام حکومت پاکستان ”رویت ہلال کمیٹی“ کے حکم سے یعنی علماء کرام کے حکم سے کہ کمیٹی کے ارکان ہیں ثبوت شرعی رویت ہلال بذریعہ ریڈیو اعلان کیا جاتا ہے، تو اعتبار ضروری و لازم ہو گیا، اور دلائل مذکورہ جمیع اوقات دور و نزدیک کو شامل ہیں کمالا یخفی علی اولى النهی لہذا منحة الخالق ص ۲۷۰ ج ۲ میں فرمایا والظاهر وجوب العمل بها علی من سمعها ممن كان غائبا عن المصر كاهل القرى و نحوها كما يجب العمل بها علی اهل مصر الذين لم يروا الحاكم قبل شهادة الشهود۔ رہا ریڈیو جیسا تبلیغ صوت کا کوئی عمومی ذریعہ زمان قدیم میں نہ پایا جاتا تو یہ قطعاً مضر نہیں۔ کہ حکم تبلیغ بعض جزئیات سے محدود زمانے تک نہ پائے جانے سے مخصوص و مقید جزئیات موجودہ نہیں ہو جاتا، وذا ابین من ان یبین تثلیث ص ۱۴۹ ج ۱ میں علامہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ السامی سے ہے فلا یقال فی الجزئیات التی انطبق علیہا احکام الکلیت انہا غیر منقولۃ ولا مصرح بہا بلکہ ہدایت عقل شاہد عدل کہ نزدیک و دور والے دونوں اعلان ریڈیو بلا واسطہ رواۃ بلا شک و شبہ برابر سنا کرتے ہیں، تو نزدیک و دور کا تفرقہ محض تحکم اور انکار ضروریات کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، بلکہ بفضلہ و کرمہ تعالیٰ دلائل شرعیہ قاہرہ باہرہ سے بالخصوص روز روشن کی طرح ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ایسی منادی جو نزدیک والوں کے لیے قابل قبول و معتمد ہو، اور اگر دور والے بھی سن لیں۔ تو ان کے حق میں بھی قابل قبول و معتمد ہی رہتی ہے، تاریخ اسلام پر زور منادی فرما رہی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ سے دوران خطبہ جمعۃ المبارک میں ”یاساریۃ الجبل“ فرما رہے ہیں، اور نہاوند کے دور افتادہ پہاڑوں میں حضرت ساریہ سن کر قابل قبول مانتے ہوئے جہاد اور اس کی بھی نازک ترین گھڑی میں ہزار ہا برادران اسلام کی موت و حیات کا مسئلہ اسی ندا سے حل فرما رہے ہیں، اور حضرت ذی النورین شیر خدا مع جمیع اجلہ

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس کے جواز پر مجتمع دکھائی دے رہے ہیں، اور خود قرآن کریم اعلان فرما رہا ہے کہ حضرت جد الانبیاء علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام نے باذنہ تعالیٰ ایک مقام پر کھڑے ہو کر ایک رکن اسلام کی ادائیگی کی منادی فرمائی، جس پر شرقاً غرباً شمالاً جنوباً اس وقت سے لے کر آج تک ہزار ہا برس سے برابر عمل ہوتا چلا آ رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ رب العالمین نے حکم دیا:

واذن فی الناس بالحج یأتوک الایہ کما صح بہ جمہور
المفسرین و یدل علیہ المضارع المجزوم الواقع. جواب الامرا
المتقید بضمیر الخطاب یأتوک۔

نیز فقہاء کرام نے تصریح فرمائی کہ خبر متواتر و مستفیض بوجہ افادہ یقین معبر ہے حالانکہ تواتر و استفاضہ احادیث کا فرق صرف اسناد و رواۃ کے لحاظ سے ہی ہے حتیٰ کہ ایسی خبر جو بلا واسطہ رواۃ موصول ہو، وہ متواتر و مستفیض سے افادہ یقین میں قطعاً کم نہیں کما فی بین فی مظانہ ولذا اوضح جدا بفضلہ و کرمہ تعالیٰ فقیر کی نظر حال میں متعدد آیات، بکثرت احادیث، صد ہا جزئیات و قواعد فقہیہ سے مدعائے معبود پر دلائل قائم کیے جاسکتے ہیں۔ مگر بنظر اختصار انہیں چند دلائل مذکورہ پر اقتصار کیا جاتا ہے کہ شے حق کے حق میں باذنہ تعالیٰ یہی کافی، اور ضد و عناد کی صورت میں صد ہا دفتر بھی ناوافی۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم و صلی اللہ تعالیٰ
علی حبیبہ و آلہ و صحبہ و بارک و سلم

تنبیہ: یہ فتویٰ صرف ان اعلانوں کے متعلق ہے جو باقاعدہ شرعی تحقیق و ثبوت کے بعد بحکم حاکم اسلام ہوں۔ ۱۲۔

بشکریہ: اخبار جمعیت لاہور ۱۹۵۸ء ۷ اپریل

حضرت مولیٰ محمد اللہ دقا رحمۃ اللہ علیہ

تسلیف

عزیز الخوارقین الماخذ والاعتراف • الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام • بھیڑ نما بھیڑیے (سکریننگی بھون) • دستور جماعت اسلامی کا تحفہ جاری جائزہ
دین اسلام کے خدوخال • نبی الانبیاء • اسلام کے بدترین دشمن • حدیث مجدد اور مودودی صاحب • سواد اعظم اور امین سبیل کی
علامہ اہل سنت کی نظر میں یزید • مروجہ حسنت (کرونی مولیٰ صاحبہ صاحب کی کتاب نمبر ۱۱۱) • الز و علی الغنی فی ظہور الامام احمدی